سوال

جواب

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرد کی شرم گاہ منہ میں ڈالنے کے بارے میں ہمارا موقف ہے کہ اگر اس میں درج ذیل امور وارد نہ ہوں تو اس عمل کے قائل کو مطعون نہیں کیا جاسکتا اور اس پر کوئی فتویٰ نہیں لگتا۔ (1) مرد کی شرمگاہ یعنی (عضو تناسل) کی نالی میں پشاب کی ہلکی سی مقدار جمع رہتی ہے جب عورت اسے منہ میں ڈالتی ہے تو مذی کے ساتھ پشاب کی یہ مقدار بھی اس کے منہ میں چلے جاتی ہے گویا وہ ایک نجس مادہ کو زبان لگاتی ہے اور یہ حرام ہے۔ (2) اگر بالفرض صرف مذی یا منی کا اخراج ہی ہو تب بھی وہ ان دونوں کو زبان لگاتی ہے جبکہ حرام جاندار کے سب اعضاء خاص طور پر اندرونی سیالی اعضاء حرام ہوتے ہیں۔ اس طرح انسان کا گوشت اور خون بھی دوسرے مسلمان پر حرام ہے اور مذی اور منی گوشت کا حصہ ہیں۔ یہ بھی اسی طرح حرام ہوں گے۔ نوٹ : اگر ان دو قباحتوں سے بچا جاسکے تو عضا تناسل کو منہ میں ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ عورت کی شرم گاہ (1) عورت کی شرم گاہ کا معاملہ مرد سے مختلف ہے، کیونکہ اس کی شرمگاہ میں پشاب اور قُبل (دخول کی جگہ) کے سوراخ کے قریب قریب ہونے کی وجہ سے پشاب کے پوری شرمگاہ پر اثرات ہوتے ہیں اگر خاوند صرف دخول والی جگہ پر زبان لگاتا ہے تب بھی یہ جگہ ہر وقت رطوبت سے تر رہتی ہے اور شہوت کے وقت مذی کے اخراج سے مزید رطوبت شدہ ہوجاتی ہے لہذا اس پر زبان لگانے سے اس مادہ کا لگنا لازمی امر ہوتا ہے اور اس سے بچنا مشکل ہے۔ لہذا عورت کی شرمگاہ یعنی دخول کے سوراخ میں زبان لگانا درست نہیں، کیونکہ پیچھے ہم ذکر کر آئے ہیں کہ انسان کی جسمانی اندرونی رطوبت بھی گوشت کے حکم میں ہے ہاں اس میں تھوک اور دودھ کا استثناء ہے جو کہ احادیث میں وارد ہے کہ حضرت عائشہ ؓ کا تھوک نبی ﷺ کے تھوک سے ملا او بچے کو دودھ پلایا جاتا ہے۔ جواز کی صورت (1) مرد کی شرمگاہ اگر رطوبت سے بچتے ہوئے منہ میں ڈال لی جائے تو بیوی کے لیے جائز ہے۔ (2) عورت کی شرمگاہ کا ظاہری حصے کو زبان لگائی جاسکتی ہے کیونکہ اندرونی حصہ بر وقت رطوبت زدہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

فتویٰ کمیٹی

محدث فتوی